روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 17 فروری 2015ء 27 ربیع الثانی 1436 ہجری 17 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 40

لگ جاؤ اسی کی طاعت میں

مردوں کی طرح باہر نکلو اور ناز و ادا کو رہنے دو
سل رکھ لو اپنے سینوں پر اور آہ و بکا کو رہنے دو
جو اس کے پیچھے چلتے ہیں ہر قسم کی عزت پاتے ہیں
لگ جاؤ اسی کی طاعت میں اور چون و چرا کو رہنے دو
وہ اس کی تیکھی چتون میں جنت کا نظارہ دیکھتا ہے
اس جور و جفا کے واسطے تم پابند وفا کو رہنے دو

(کلام محمود)

حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کے حوالے سے انفرادی اور قومی نقائص کی نشاندہی اور ان کے تدارک کا پُر حکمت بیان

نظام جماعت کے تمام حصے منصوبہ بندی کر کے معاشرتی برائیوں پر قابو پانے کی جدوجہد کریں

ہر ایک جہاں اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں ہمیں بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے ان کا خاتمہ کرنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 فروری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے قومی نقائص اور کمزوریوں کے بارے میں ایک دفعہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں ان کمزوریوں کی وجوہات اور افراد جماعت کو ان کمزوریوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی تھی، اس مضمون کی آج بھی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ نقائص اور کمزوریاں، اسی طرح خوبیاں اور نیکیاں فردی طور پر بھی اور قومی طور پر بھی ہوتی ہیں۔ نیکی اور بدی یا نقص اور خوبی اپنے ماحول کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ نیکیوں اور برائیوں کے بڑھنے میں ماحول ایک لازمی جزو ہے۔ افراد کی بدیاں تو افراد کی کوشش سے ٹھیک ہوسکتی ہیں لیکن اگر پورے علاقے میں ماحول ہی خراب ہے تو اس ماحول کی وجہ سے وہاں رہنے والے تمام لوگ متاثر ہوں گے۔ پس افراد کی بدیاں تو ان کی تشخیص کر کے اور پھر ان کا علاج کر کے دور کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے لیکن قومی بدیوں کو دور کرنے کیلئے تمام قوم کو غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بحیثیت قوم وہ بدیوں کو دور کرنے کے لئے کھڑی نہ ہو اور کوشش نہ کرے تو بحیثیت قوم وہ بدیاں اور نقائص اس قوم میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ جب وہ قوم کو ہلاک کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں، ان کی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں پس قومی احساس اصلاح کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے حوالے سے اس بارے میں حضرت مصلح موعود نے توجہ دلاتے ہوئے کہ ہمیں ان قومی بدیوں اور برائیوں کو کس طرح دیکھنا چاہئے، فرمایا کہ اگر جماعت بعض پہلوؤں سے اس پر غور کرے اور اس کا علاج کرے تو فائدہ ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے ان برائیوں اور نقائص کے پیدا ہونے کے ذرائع، اسباب اور وجوہات بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ میڈیا نے بھی فاصلوں کی دوریاں ختم کردی ہیں۔ بچوں نے اپنی مصروفیات خود ہی ڈھونڈ لی ہوتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بچے ماں باپ کی بات سننا نہیں چاہتے اور ماں باپ خود بھی بچوں سے فاصلے پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں اور پھر بعض ایسے بھی ہیں جو گھروں میں خود ہی ٹی وی وغیرہ کے ذریعوں سے اپنے ماحول کو خراب کر رہے ہیں اس طرح سے گھر برباد ہو رہے ہیں۔ مغربی معاشرہ تو آزادی کے نام پر ایک تباہی کی طرف جا رہا ہے اور یہ قومی بدی ہے لیکن اس کی لپیٹ میں بعض احمدی بھی آ رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ یہ قومی برائی بنے اور وسیع تر پیمانے پر پھیل جائے اور حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد ہم پھر جہالت میں واپس چلے جائیں، ہمیں قوم کی حیثیت سے ان باتوں سے بچنے کے لئے کوششوں کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے نظام کے تمام حصے اس بات پر غور کرنے کے لئے سر جوڑیں اور منصوبہ بندی کریں اور اگر ہمارے درمیان کوئی بھی برائی ہے تو اس کا ابھی سے خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ نہ کرے کہ ہم میں بحیثیت قوم مغربی ملکوں کی بیماریاں داخل ہو جائیں۔ ہم نے دنیا کی مرضوں کے علاج کا بیڑہ اٹھایا ہے، اگر علاج کرنے والے ہی مریض بن گئے تو دنیا سے فردی اور قومی برائیاں اور بدیاں کون دور کرے گا۔

حضور انور نے ہمارے اندر پائی جانے والی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ہمیں نماز باجماعت کا پابند ہونے، خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے، ایم ٹی اے اور جماعت کی ویب سائٹ سے منسلک رہنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ بجائے اس کے کہ دوسری اوٹ پٹانگ چیزیں دیکھیں۔ اس کے ذریعے سے حقیقی قرآنی تعلیم اور حضرت مسیح موعود کے علم و عرفان کا ہمیں پتہ چلتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہم دین کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے ہر برائی کو قومی برائی بننے سے پہلے دور کرنے والے ہوں اور ہر نیکی کو قومی نیکی بنا کر انہیں جماعت میں رائج کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر چند وفات پانے والے مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

نفس کا دوغلا پن چھوڑ دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بیکسی، غربت اور بے ہنری کے اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور شاید اس سے دخل ہو دارالوصال میں کی امید رکھنے والے بھی ہوں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ 5 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)

اگر یہ نہیں تو ہم دعوے کی حد تک تو بے شک درست ہوں گے کہ زمانے کے امام کو مان لیا لیکن حقیقت میں زبان حال سے ہم دعوے کا مذاق اڑا رہے ہوں گے۔ کسی غیر کی دشمنی ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہی ہوگی بلکہ خود ہمارے نفس کا دوغلا پن ہمیں رسوا کر رہا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مستزاد ہے۔

پس خاص طور پر ہر اس شخص کو جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حقِ بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 21 جنوری 2014ء)

☆..........☆..........☆

نماز جنازہ

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جارہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری صاحب سابق نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ مورخہ 15 فروری 2015ء کو وفات پاگئے ہیں۔ مورخہ 17 فروری 2015ء کو دن 12 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس مخلص اور باوفا خادم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

☆..........☆..........☆

مشعل راہ

اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا اور پھر پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی، (کوئی چھوٹی سی پہاڑی تھی) اور پھر بارش کے نتیجہ میں پانی چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے ساتھ ساتھ اس کے کنارے کنارے چلنا شروع ہو گیا اور وہ نالہ جا کے ایک باغ میں داخل ہوا، وہاں اس نے دیکھا باغ کا مالک کدال لے کر پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے سنا تھا، ایک نظارے میں آواز اس کو آئی تھی۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل! فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے کہ جس کا تجھ کو یہ بدلہ مل رہا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ اگر پوچھتے ہیں تو سنیں کہ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اہل و عیال کے گزارے کے لئے رکھتا ہوں، اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں"۔ (مسلم کتاب الزھد۔باب الصدقة فی المساکین)

آج کل بھی کئی لوگوں کا یہ طریق ہے، کئی کاروباری لوگوں نے بتایا کہ وہ روزانہ کی آمد یا ماہوار آمد میں سے جو بھی ہو چندہ نکال کر الگ رکھ دیتے ہیں یا جب بھی وہ اپنے آمد و خرچ کا حساب کرتے ہیں اور اپنے منافع کو الگ کرتے ہیں تو ساتھ ہی وہ چندہ بھی علیحدہ کر دیتے ہیں۔ بعض ماہوار خرچ کے لئے اپنے کاروبار سے رقم لیتے ہیں اس میں سے چندہ ادا کر دیتے ہیں۔ اور سال کے آخر میں جب آخری فائنل حساب کر رہے ہوتے ہیں تو پھر اگر کوئی بچت ہو تو اس میں سے وہ چندہ ادا کر دیتے ہیں۔ تو اس طرح ایک تو ان پر زائد بوجھ نہیں پڑتا کہ سال کے آخر میں چندہ یا چند مہینوں بعد یہ چندہ کس طرح ادا کیا جائے۔ انسان پر ایک بوجھ ہوتا ہے۔ کیونکہ پھر اس صورت میں بڑی رقم نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے بقایادار ہونے کی فکر نہیں رہتی کہ بقایادار ہوں گے تو جماعت میں بھی اور مرکز میں بھی سبکی ہوگی۔ اور تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے کاروبار میں بھی بے انتہاء برکت ڈالتا ہے۔ اور بعض بتاتے ہیں کہ ان کو یہ فائدہ ہے کہ بے انتہا برکتیں ہوتی ہیں کہ ان کو خود بھی حیرت ہوتی ہے کہ یہ روپیہ آ کہاں سے رہا ہے، یہ کمائی آ کہاں سے رہی ہے۔ بہرحال یہ تو اللہ تعالیٰ کے دینے کے طریقے ہیں انسان بھلا کہاں اللہ تعالیٰ کی دین تک پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے تم میری راہ میں خرچ کرو تو میں تمہیں سات سو گنا تک بڑھ کر دیتا ہوں بلکہ فرمایا کہ (۔) کہ اللہ جسے چاہے جتنا چاہے بڑھا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میں سات سو گنا سے بھی زیادہ بڑھا کر دینے کی طاقت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو پابند نہیں ہے کہ صرف سات سو گنا تک ہی بڑھائے۔ اس کے تو خزانے محدود نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنے چندوں کے حساب کو صاف رکھنا چاہئے اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے ہیں، کس طرح برستے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 24۔اگست 2004ء)

انوکھا معجزہ قرآن ہے

وادیٔ بطحاء میں جو برسی گھٹا قرآن ہے
نور جو قلبِ محمد ﷺ پر گرا قرآن ہے
نہ یدِ بیضا نہ موسیٰ کا عصا فرقان ہے
تھے نشاں وہ بھی مگر ان سے سوا قرآن ہے
ہے عجائب کا جہاں ہر ایک آیت میں نہاں
رہتی دنیا تک انوکھا معجزہ قرآن ہے
معرفت کی مے سے پُر ہر جرعۂ نایاب ہے
عارفوں کو جس کا ہے چسکا لگا قرآن ہے
سب مذاہب کی کتابیں رطب و یابس سے بھری
جس کا اک اک حرف ہے حرفِ خدا قرآن ہے
پیش کر پائے نہیں جن و بشر اس کا جواب
چودہ صدیوں سے انہیں للکارتا قرآن ہے
اک تجلی اس کی دل کے طور کو ٹکڑے کرے
اور پھر ٹوٹے دلوں کو جوڑتا قرآن ہے
ان گنت بیمار روحوں نے یہاں پائی شفا
تازگی دیتی ہے جو آب و ہوا قرآن ہے
دل کے آئینے کو کر دیتا ہے صیقل دفعتاً
زنگ برسوں کے جو دیتا ہے چھڑا قرآن ہے
طالبِ صادق کے سینے کے لئے دستِ شفا
دل کے ہر اک روگ کی شافی دوا قرآن ہے
چودہ سو سالوں سے پڑھا جا رہا ہے رات دن
پھر بھی تازہ خوش نما کتنا نیا قرآن ہے
اس کی جڑ پاتال میں شاخیں مگر آکاش میں
رس بھرے اثمار سے ہر پل لدا قرآن ہے

ا۔ع۔ملک

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے۔ اسی طرح دنیا کے بعض اور ممالک ہیں، بعض افریقن ممالک ہیں جہاں اِن دنوں میں جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اور یہ خطبہ ان کے جلسے کے پروگرام کا حصہ ہی بن گیا ہے

ہر سال دسمبر کا مہینہ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے لئے جلسے کے حوالے سے جذبات میں ایک غیر معمولی جوش پیدا کرنے والا بن کے آتا ہے

اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے یہ جذبات خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح بہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہر مخالفت، ہر تنگی، ہر مشکل کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں اور پاکستان کے احمدی بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہوسکیں جن سے آج دنیائے احمدیت فیض پا رہی ہے

جلسے کے ماحول سے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش اور پھر اس کے حصول کے لئے دعا ہمیں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے گی۔ پس کوشش اور دعا یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بن سکیں

حضرت مسیح موعود نے جلسے کے حوالے سے ہی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے

حضرت مسیح موعود نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو موسم کے لحاظ سے بستر بھی اپنے ساتھ لانے کا فرمایا ہوا ہے

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو خصوصی نصائح

مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب آف ماریشس، سابق مربی سلسلہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 دسمبر 2014ء بمطابق 26 فتح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے۔ اسی طرح دنیا کے بعض اَور ممالک ہیں، بعض افریقن ممالک ہیں جہاں اِن دنوں میں جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ اور اس وقت وہاں کا بھی یہی وقت ہے۔ یہ خطبہ ان کے جلسے کے پروگرام کا حصہ ہی بن گیا ہے۔

ایک وقت تھا کہ قادیان میں صرف جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا۔ پھر پارٹیشن ہوئی تو پاکستان میں بھی جلسہ سالانہ شروع ہو گیا۔ لیکن ...... پاکستان میں جلسوں پر پابندی لگا دی گئی ...... بہرحال جلسے کے حوالے سے پاکستان کے احمدیوں اور پاکستان کے جلسے کا بھی ذکر آ گیا۔ ہر سال دسمبر کا مہینہ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے لئے جلسے کے حوالے سے جذبات میں ایک غیر معمولی جوش پیدا کرنے والا بن کے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے یہ جذبات خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح بہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہر مخالفت، ہر تنگی، ہر مشکل کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں اور پاکستان کے احمدی بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں جن سے آج دنیائے احمدیت فیض پا رہی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پہلے یہ جلسہ صرف قادیان میں ہوتا تھا پھر قادیان سے نکل کر ربوہ میں شروع ہوا لیکن ربوہ میں پابندیاں لگ گئیں۔ ...... جیسا کہ ابھی میں نے بتایا ہے کہ آج ان دنوں میں دنیا کے کئی ممالک میں جلسے ہو رہے ہیں اور دوران سال اپنی اپنی سہولت اور حالات کے مطابق دنیا کے تقریباً تمام ان ممالک میں جلسے ہوتے ہیں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ اس جلسے کے نظام نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ گو چند ممالک میں پہلے بھی جلسے ہوتے تھے جب ربوہ میں جلسے ہوا کرتے تھے لیکن اب ان جلسوں کی بھی وسعت کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اور مزید نئے ممالک بھی شامل ہو چکے ہیں اور صرف احمدی ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک کے دنیاوی لیڈر اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے بلکہ بعض شریف الطبع (-) بھی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کو ایک ایسی تقریب قرار دیتے ہیں جو دنیا کو (دین) کی حقیقت بتا کر (دین) کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرتی ہے۔ پس یہ نتائج تو نکلنے تھے اور نکل رہے ہیں کہ دنیا کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے (دین) کا پتا لگ رہا ہے۔ دنیا کو (دین) کی خوبصورت تعلیم کا جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پتا چلنا تھا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جس کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود نے بڑے واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)

یعنی یہی جلسہ ہے جس کے ذریعہ سے دنیا میں (دین) کا نام بلند ہونا ہے کیونکہ اس جلسہ میں آنے والے وہ کچھ سیکھیں گے جو ان کی علمی اور عملی حالتوں میں ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہو گا اور پھر یہ علمی اور عملی انقلاب دنیا پر اپنی خوبصورتی ظاہر کر کے دنیا کو (دین) کی خوبصورتی اور اس کے سب سے کامل، مکمل اور سب مذاہب سے بالاتر مذہب ہونا ثابت کرے گا کیونکہ صرف انسانی کوششیں ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید یہ کام دکھائے گی۔

آپ نے مزید واضح فرمایا کہ ''اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امّت وسط کے لئے بَین بَین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ

جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔'' فرمایا: ''مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 282-281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)

پس یہ جلسہ یقیناً طبیعتوں میں انقلاب لانے کا ذریعہ ہے اور ہونا چاہئے۔ دنیا میں جو جلسے ہوتے ہیں ان میں مختلف قومیں شامل ہیں کیونکہ یہ مختلف قوموں کے جلسے ہیں، مختلف ممالک کے جلسے ہیں۔ افریقہ میں افریقن شامل ہیں۔ مشرق بعید میں وہاں کے لوگ شامل ہیں۔ یورپ میں، امریکہ میں بھی بہت سارے لوگ شامل ہو گئے ہیں۔ عربوں میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے الفاظ کی عملاً تائید فرما دی ہے کہ قومیں تیار ہو کر اس میں مل رہی ہیں۔ مختلف قومیں مسیح (موعود) کی بیعت میں آ کر اس پیشگوئی کے پورا کرنے کا اعلان کر رہی ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ آج اس وقت قادیان میں جلسہ ہو رہا ہے تو اکتیس (31) ممالک کی نمائندگی ہے۔ افریقہ کی نمائندگی بھی ہے اور ایشیا کی بھی، عرب بھی ہیں اور عجم بھی ہیں۔ امریکہ کی نمائندگی بھی ہے اور یورپ کی بھی۔ آسٹریلیا کی بھی اور مشرق بعید اور جزائر کی بھی۔

...... اپنے اس دعویٰ کے بارے میں کہ جماعت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ یوں بھی فرمایا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو ختم نہیں کر سکتی۔ فرماتے ہیں کہ:

''جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے۔ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔'' فرمایا کہ ''اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 148۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ الفاظ ہیں پُرشوکت الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر یہ الفاظ پیش کئے گئے ہیں۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ (-) اپنی کوششیں کریں اور سلسلہ کو ختم کر سکیں۔

لیکن ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ ہم جلسے منعقد کرتے ہیں، ہم جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ نہ یہ سلسلہ معمولی سلسلہ ہے جسے حضرت مسیح موعود نے قائم فرمایا ہے۔ نہ یہ جلسے معمولی جلسے ہیں جو آپ نے جاری فرمائے۔ نہ ایک احمدی کا احمدی کہلانا معمولی حیثیت رکھتا ہے بلکہ ہر احمدی پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر کوئی کمزور ہیں چلے بھی جائیں گے بلکہ ساری دنیا بھی مجھے چھوڑ دے گی تب بھی خدا تعالیٰ نہیں چھوڑے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ پس احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت میں حصہ دار بننے کے لئے وہ انقلاب اپنے اندر پیدا کرے جو حضرت مسیح موعود اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس ہمارا صرف جلسے میں شامل ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔

لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم حضرت مسیح موعود کی جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان کو حاصل کرنے والے ہوں، ان کے وارث بنیں۔ کیا ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم جلسے میں شامل ہو گئے۔ تین چار گھنٹے جلسے کی کارروائی سن لی۔ نعرے لگا لئے اور بس کام ختم ہو گیا۔ نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہم سن رہے ہیں یا جس ماحول میں ہم نے ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے یہ عارضی ہے یا مستقل ہماری ذمہ داریوں کا حصہ بننے والا ہے۔ پس اگر یہ اثر جو جلسہ کے دوران ہوا ہمیں اس عہد کے ساتھ جلسے کی ہر مجلس سے اٹھاتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں وہ انقلاب لانے کی اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہتے ہیں، جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بیان فرمائی ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جانے والے ہوں گے ورنہ تو پھر اللہ تعالیٰ کو یہ کہنے والی بات ہے کہ ہم نے تو کچھ کرنا نہیں۔ تیری بات تو ہم نے ماننی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ (البقرۃ:187) کہ میرے حکم کو بھی قبول کرو (وہ تو ہم نے ماننی نہیں) لیکن دعاؤں کا ہم نے وارث بننا ہے۔ پس جلسے کے ماحول سے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش اور پھر اس کے حصول کے لئے دعا ہمیں پھر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے گی۔ پس کوشش اور دعا یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں تاکہ ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بن سکیں اور پھر یہ وارث بنا کر ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نوازے گی۔ اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میرے حکم کو مانو، میری بات بھی سنو تو وہ کون سی باتیں ہیں جو ہم نے ماننی ہیں؟ اور وہ باتیں کیا ہیں؟ یہ ہم سب کو پتا ہے کہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے وہ احکامات ہیں جو قرآن کریم میں ابتدا سے آخر تک موجود ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے زمانے کے امام کو بھیج کر ان احکامات کی گہرائی اور اہمیت کو ہم پر واضح فرما دیا ہے۔ پس اس کے بعد ہمارے پاس کوئی عذر نہیں رہ جاتا۔

حضرت مسیح موعود نے جلسے کے حوالے سے ہی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔ آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کو نیکی تقویٰ پرہیزگاری کی طرف توجہ دلانے کے بعد اس طرف بھی توجہ دلائی بلکہ بڑے درد سے اپنے ماننے والوں سے یہ توقع رکھی کہ وہ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں بھائی چارے میں ایک نمونہ بن جائیں۔ انکسار دکھانے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ رکھنے والے اور سچائی اور راستبازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ وہ بدخوئی کرنے اور کج خُلقی دکھانے سے دور رہنے والے ہوں۔

پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان میں ہم نمونہ ہیں؟ کیا دوسرے کی خاطر قربانی کرنے میں ہم مثال بننے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا عاجزی اور انکساری کے ہم میں وہ معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں اور جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے اور جن کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ہمارے سامنے پیش فرمائے۔ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے حصہ لینے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ہماری کوشش تو پھر نہ ہونے کے برابر ہے اور توقع ہم بڑی رکھ رہے ہیں۔ پس دنیا میں جماعتہائے احمدیہ کے جو مختلف جلسے ہیں ان جلسوں میں شامل ہونے والے عموماً اور قادیان کے جلسے میں شامل ہونے والے خاص طور پر کہ مسیح پاک کی بستی میں جلسے میں شامل ہو رہے ہیں حضرت مسیح موعود کے اس درد کو خاص طور پر محسوس کریں جس کا اظہار آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں سے فرمایا ہے۔ اگر حقیقت میں ہم نے ان دعاؤں کا وارث بننا ہے تو حضرت مسیح موعود نے متعدد جگہ ہمیں مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ ہم عام دنیاوی رشتوں میں بھی دیکھتے ہیں کہ ماں باپ کی قربت اور ان کی دعاؤں سے وہی بچے زیادہ حصہ لیتے ہیں جو اُن کی ہر بات ماننے والے ہیں، خدمت کرنے والے ہیں، اطاعت اور فرمانبرداری میں بڑھے ہوئے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود سے جو ہمارا رشتہ قائم ہے اس رشتے سے تعلق کے بہترین پھل بھی ہم اسی وقت کھائیں گے جب اپنے تعلق میں بڑھنے والے ہوں گے۔ جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے دعاؤں کا خزانہ تو ایسا خزانہ ہے جو تا قیامت چلتا چلا جانے والا ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس سے فیضیاب ہونے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے اپنی جماعت کے افراد سے

جو توقعات رکھی ہیں ان کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 177۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’چاہئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں؟ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 265۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’قرآن شریف فرماتا ہے۔ مَنْ قَتَلَ (-) (المائدۃ:33) یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں‘‘ فرمایا: ’’ایسا ہی مَیں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔‘‘ فرمایا: ’’زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 352۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرماتے ہیں: ’’یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہو گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 353۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دنیا جمع نہیں ہو سکتی۔ ہاں خدمتگار کے طور پر تو بیشک ہو سکتی ہے لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے‘‘۔ پھر فرماتے ہیں، یہ سننے والی بات ہے: ’’ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 411۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں‘‘۔ فرمایا: ’’اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو (کوشش کرو)۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا (العنکبوت:70)۔ میں شامل ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ چند نصائح ہیں جو مَیں نے لی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جماعت کے روحانی اور اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے بے شمار نصائح فرمائی ہیں۔ ہمیں انہیں سامنے رکھتے ہوئے اپنے میں اور غیر میں ایک واضح فرق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر ہم بیعت کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ صرف علمی ترقی سے یا مسائل کو جاننے سے یا مسائل کی بحث میں مخالفین کا منہ بند کر کے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اتنا کافی نہیں ہے کہ علم حاصل کر لیا۔ بیشک علمی ترقی اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے، اس کے پیار کو جذب کرنے کے لئے عملی ترقی ضروری ہے۔ اپنی حالتوں کو بدلنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی حالتوں پر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا (العنکبوت:70) یعنی اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش وہ اپنے نفس کی قربانی سے کرتے ہیں۔ دعا اور نمازوں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے کرتے ہیں۔ صدقہ و خیرات دے کر کرتے ہیں اور ہر وہ طریقہ آزماتے ہیں جس سے خدا راضی ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کی اس تڑپ کو دیکھ کر فرماتا ہے کہ لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کہ ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے پہلے خود کوشش کرنے کی ضرورت ہے تبھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی دعاؤں کا وارث بننے کے لئے بھی اپنے آپ کو ان دعاؤں کی قبولیت کا حقدار بنانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ پس یہ جلسے ہمیں ان دعاؤں سے حصہ لینے والا ماحول میسر کرتے ہیں۔ ان میں ہمیں اپنے جائزے لیتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے پانے کے راستوں کو ہم جلد سے جلد طے کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری بات جو قادیان جلسے میں شامل ہیں ان کے لئے مَیں خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے جلسے میں شامل ہونے والوں کو موسم کے لحاظ سے بستر بھی اپنے ساتھ لانے کا فرمایا ہوا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)۔ اس لئے ہندوستان میں رہنے والے خاص طور پر جس حد تک اس پر عمل کر سکتے ہیں ان کو کرنا چاہئے بلکہ پاکستانیوں کو بھی۔ گو کہ اب کچھ حد تک جلسے کے انتظامات کے تحت بستروں کا انتظام تو ہے لیکن مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہندوستان سے آنے والوں کو زیادہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ ان کے لئے مکمل انتظام ہو گا۔ باہر سے آنے والے بھی گرم کپڑے جس حد تک لے جا سکتے ہیں انہیں ہمیشہ لے جانے چاہئیں اور اب بھی لے کے گئے ہوں گے کیونکہ موسم ٹھنڈا ہے اور موسم کو دیکھتے ہوئے لے گئے ہوں گے۔ ان کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بجائے اس کے کہ اس بات کی تلاش کریں کہ ہمیں گرم بستر میسر ہوں اور گرم کمرے اور گرم جگہیں میسر ہوں ان کو رات کو بھی گرم کپڑے پہن کر سونا چاہئے تا کہ پھر شکوہ نہ ہو کہ ہمیں بستر گرم نہیں ملا۔ رضائی موٹی نہیں ملی۔ کمرہ بہت ٹھنڈا تھا۔ اب تو اتنی سردی نہیں پڑتی پہلے تو اس سے زیادہ سردی پڑا کرتی تھی۔ دنیا میں جو موسم change ہوا ہے تو وہاں بھی موسم بدل گیا ہے۔ بیشک دھند بہت ہے لیکن سردیوں کا جو ٹمپریچر ہے اس میں بہت فرق پڑ گیا ہے۔ اس وقت بھی مہمان آتے تھے اور قربانی کر کے رہتے تھے۔ اصل مقصد تو روحانی ماحول سے فیضیاب ہونا ہے۔ اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ یورپ سے جانے والے بعض بھی شاید سردی محسوس کریں۔ کیونکہ یہاں تو گھروں میں ہیٹنگ کا انتظام ہوتا ہے، وہاں نہیں ہو گا یا بعض امیر لوگ جو پاکستان سے گئے ہوئے ہیں ہیٹر اور گرم کپڑوں کے مطالبے کریں، کمروں کے مطالبے کریں تو ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ جلسے کا انتظام جو کچھ بھی مہیا کرتا ہے اس پر صبر اور شکر کریں اور جو کچھ مل جائے اس پر الحمد للہ کریں۔ جماعتوں کو بھی اپنے اپنے ملکوں سے شامل ہونے والوں کو تمام صورتحال بتا کر تیاری کروا کر بھیجنا چاہئے تا کہ تمام صورتحال پہلے ہی علم میں ہو اور شکوے نہ ہوں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جماعتیں بھی باہر سے بڑا لمبا عرصہ لگا دیتی ہیں اور نمائندوں کی فہرستیں بھی نہیں بھجواتیں۔ اس میں کافی سستی ہے۔

آئندہ ہمیشہ یاد رکھیں اگر وہاں جلسے پہ بھیجنا ہو تو مرکز کوائف کا جو کچھ مطالبہ کرتا ہے وہ امراء جماعت کا کام ہے کہ مرکز کو مہیا کروائیں نہیں تو وہاں جا کر پھر ان لوگوں کو دقت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض لوگ مطالبات شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں جگہ ٹھہرایا جائے یا فلاں جگہ ٹھہرایا جائے۔ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا جائے، دارالضیافت میں، لنگر خانے میں یا فلاں جگہ، یہ مطالبے غلط ہیں۔ اب اس وقت تو جلسے میں شامل ہونے والوں کی حاضری زیادہ نہیں ہوتی۔ پندرہ سولہ ہزار یا بیس ہزار تک ہے ان کے مطابق رہائش کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس حد تک سہولت سے انتظام کیا جا سکتا ہے ہوتا ہے اور اچھا انتظام ہوتا ہے۔ لیکن اگر پھر بھی بعض لوگوں کو اپنی بیماریوں اور بعض اور وجوہات کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اور عمر کا تقاضا بھی ہے تو پھر بہتر ہے کہ جلسے پہ نہ جائیں۔ جلسے پر آنا اور اس کے ماحول سے فیضیاب ہونا بہرحال تھوڑی سی تکلیف میں سے گزر کر ہی ہو گا۔ قربانی تو دینی پڑے

گی۔حضرت مسیح موعودنے باوجود اس کے کہ اپنے مہمانوں کے وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے پھر بھی جلسے کے دنوں میں آپ نے خاص طور پر فرمایا کہ سب سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔اس لئے کوئی خاص مطالبے جو ہیں وہ نہیں ہونے چاہئیں۔وہاں اور کہیں بھی دنیا میں جہاں جلسے ہوتے ہیں نہیں ہونے چاہئیں۔قادیان میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رہائش کی بہت سہولتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت مسیح موعودکا جو الہام تھا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ (سراج منیر روحانی خزائن جلد12 صفحہ 73) اس کے نظارے ہر سال جانے والوں میں نظر آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ رہائش میں وسعت پیدا کرتا چلا جا رہا ہے اور وہاں کی انتظامیہ بھی کوشش کرتی ہے کہ اس کے مطابق جس حد تک جائز سہولتیں دے سکتی ہے دے لیکن پھر بھی جب وسیع پیمانے پر انتظام ہو تو کچھ کمیاں رہ بھی جاتی ہیں۔پس ایسے مہمان جو مطالبوں کے عادی ہیں انہیں اگر تکلیف بھی ہو تو پھر بھی انتظامیہ سے تعاون کریں اور جیسا کہ میں نے کہا اس بات پر خوش ہوں اور اس بات کی تلاش کریں کہ ہم نے مسیح پاک کی بستی میں آ کر زیادہ سے زیادہ فیض کس طرح اٹھانا ہے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا دنیاوی آراموں پر نظر رکھنے کی بجائے ان باتوں کی تلاش کریں اور انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند ایک کے علاوہ تمام شاملین جلسہ جو وہاں ہیں یا جب بھی وہ جاتے ہیں اخلاص و وفا کا ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ چاہے وہ روس سے آئیں یا امریکہ سے یا یورپ سے مسیح موعود کی بستی میں جا کر جب وہ اپنے تاثرات لکھتے ہیں تو ان کی ایک عجیب روحانی کیفیت ہوتی ہے۔ایک عجیب رنگ ان میں پیدا کر دیتی ہے۔پس چند ایک وہ اور ان میں سے وہ جو پرانے احمدی ہیں ان میں سے بھی اگر مجھے کسی سے کچھ شکایت ہے تو ان سے زیادہ ہے۔پس ان لوگوں کو جن پر دنیاداری غالب آ رہی ہے انہیں بھی میں کہوں گا کہ ان نئے شامل ہونے والوں کے اخلاق و وفا کو دیکھیں۔

جلسے میں ہر شامل ہونے والا بجائے ان چیزوں کی تلاش کے اپنے آپ کو اس روحانی ماحول میں ڈبونے کی کوشش کرے۔دعاؤں میں وقت گزاریں۔ان دنوں میں خاص طور پر جہاں اپنے ایمان و ایقان کے لئے دعائیں کریں وہاں خاص طور پر جماعت کی ترقی، خلافت سے وابستگی اور اس تعلق میں بڑھتے چلے جانے کے لئے بھی دعا کریں۔حضرت مسیح موعودنے اپنی جماعت سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان کے حاصل کرنے کے لئے بھی دعا کریں۔مومنین کی دعائیں ایک دوسرے کی مددگار ہوتی ہیں۔پس جماعت کے لئے، خلیفۂ وقت کے لئے، ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں تو وہ خود دعا کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہوں گی۔انشاءاللہ۔آپ کی دعائیں ان دعاؤں میں حصہ دار بنیں گی جو حضرت مسیح موعودنے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔جلسہ کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے اور دشمن کے ہر شر کے اس پر الٹنے کے لئے بھی دعائیں کریں کیونکہ دشمن کہیں بھی کچھ بھی کر سکتا ہے۔حضرت مسیح موعود کے مشن اور مقصد کو جلد پورا ہوتا دیکھنے کے لئے دعائیں کریں۔اپنے رات دن، صبح شام ذکر الٰہی میں گزاریں۔تبھی جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ جلد ہمیں وہ نظارے دکھائے جب ہم دنیا کو مسیح (موعود) کے ساتھ جڑ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوتا ہوا دیکھنے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے ایک سابق (مربی) سلسلہ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب کا ہے جو 24 دسمبر 2014ء کو ماریشس میں وفات پا گئے (-)۔مئی 1933ء میں آپ پیدا ہوئے۔آپ ماریشس کے رہنے والے تھے۔آپ کے والد عبدالستار سوکیہ صاحب لمبا عرصہ صدر جماعت رہے۔آپ کے دادا عبدالمناف سوکیہ صاحب نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب مربی سلسلہ کے ذریعہ بیعت کی تھی۔1952ء میں مکرم شمشیر سوکیہ صاحب نے سینئر سکول سرٹیفکیٹ کا امتحان کیمبرج یونیورسٹی سے پاس کیا۔53ء میں آپ نے سول سروس میں نوکری شروع کی۔1962ء میں جب آپ بطور انسپکٹر انکم ٹیکس کام کر رہے تھے تو رخصت پر زیارت مرکز قادیان اور ربوہ گئے۔ ایک لمبا عرصہ سے آپ کی خواہش تھی کہ زندگی وقف کرنی چاہئے۔ربوہ پہنچ کر اس خواہش نے اتنا جوش مارا اور وہاں کا ماحول اتنا اچھا لگا کہ آپ نے وہیں سے نوکری سے استعفیٰ کا خط لکھا اور زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔6 نومبر 1962ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ جولائی 1966ء کو جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔جامعہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ واپس ماریشس تشریف لائے۔یہاں آپ کی شادی اوّلین احمدی الحاج عظیم سلطان غوث صاحب کی بیٹی سعیدہ سوکیہ صاحبہ سے ہوئی۔ابتدائی تقرر آپ کا ماریشس کے لئے ہوا۔اس کے بعد جولائی 1967ء سے ستمبر 1977ء تک آئیوری کوسٹ میں بطور (مربی) خدمت سرانجام دی۔بعدازاں ربوہ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد مارچ 1978ء میں دوبارہ آئیوری کوسٹ تشریف لے گئے۔اگست 1981ء میں آپ کا تبادلہ آئیوری کوسٹ سے بینن ہو گیا اور اپریل 1987ء تک آپ نے بینن میں خدمات کی توفیق پائی۔1987ء میں آپ باقاعدہ سروس سے ریٹائر ہوئے لیکن مختلف حیثیت سے جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔خطبات کے تراجم اور علمی کام کرنے کی آپ کو توفیق ملی۔افریقہ میں آپ نے بڑے صبر کے ساتھ مشکل حالات میں خدمت کی توفیق پائی۔بینن میں آپ نے اپنے والدین کی طرف سے (بیت) بھی تعمیر کروائی۔آپ کو ماریشس اور روڈرگ جزیرے کے علاوہ قریبی ممالک مڈغاسکر، جزائر کوموروز اور ری یونین آئی لینڈ میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ماریشس میں قیام کے دوران آپ نے لٹریچر کے تراجم اور کتب کی تیاری کے حوالے سے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ متعدد جماعتی لٹریچر کے فرنچ زبان میں ترجمہ کی توفیق ملی۔حضرت مسیح موعود کی کتاب کشتی نوح کا فرنچ ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات کے فرنچ ترجمے کی کیسٹ ریکارڈ کروا کر فرنچ ممالک کو بھجواتے رہے۔قرآن کریم کا کریول زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔نئے شائع ہونے والے فرنچ قرآن کریم کی فائنل چیکنگ اور تصحیح کی توفیق ملی۔سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے ایک مختصر کتاب لکھی۔بڑے بے نفس سادہ اور ریا سے پاک انسان تھے۔آپ میں بہت عاجزی تھی بلکہ شروع سے ہی ان میں عاجزی تھی۔مجھے یاد ہے ربوہ میں جب پڑھتے تھے تو جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہم اکٹھے ہی ڈیوٹیاں دیتے تھے۔انتہائی عاجزی دکھانے والے شخص تھے۔ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے اور بڑے بارونق اور خوش مزاج بھی تھے۔وفات سے چند ماہ قبل تقریباً ساڑھے چار ہزار یورو خاموشی سے آئیوری کوسٹ میں (بیت) کی تعمیر کے لئے دیئے۔ایک احمدی کو رقم کی ضرورت تھی تو اس کی فیملی میں سے جب کوئی مدد نہ کر سکا تو آپ کو علم ہوا۔فوراً بلا کر خاموشی سے مطلوبہ رقم دے دی۔ربوہ کے اساتذہ کا جن سے آپ نے پڑھا بڑی محبت سے ذکر کیا کرتے تھے۔علم دوست انسان تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت کا سلوک فرمائے۔ابھی جیسا کہ میں نے کہا نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔

گالیاں سن کر دعا دو

ہر دعا کو اک دیا کرتے چلو
ظلمتوں میں راستہ کرتے چلو

تم کو منزل کی اگر ہے آرزو
سجدے رو رو کر ادا کرتے چلو

اک عجب دوراہے پر ہے یہ جہاں
اس میں الفت کی ضیا کرتے چلو

ہے فضاؤں میں تعصب کی گھٹن
آپ صرصر کو صبا کرتے چلو

کس کو ڈر ہے موت کا یا حال کا
حق وفاؤں کا ادا کرتے چلو

اس نے زاہدؔ یہ بتایا ہے ہمیں
گالیاں سن کر دعا کرتے چلو

طاہر احمد زاہدؔ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد الطاف اختر صاحب معلم سلسلہ مرالہ ضلع منڈی بہاء الدین تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے وقاص احمد واقف نو نے بعمر 6 سال اور 4 ماہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 22 جنوری 2015ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم ارشاد احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور مکرم محمد حسین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مرالہ نے دعا کروائی۔ بچے کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ آنسہ بشریٰ صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، حافظ قرآن، قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

محترمہ رشدہ ناصر صاحبہ آف فیکٹری ایریا سلام ربوہ حال تھائی لینڈ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے مصور احمد راغب واقف نو نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 30 جنوری 2015ء کو اس کی تقریب آمین ہمارے گھر تھائی لینڈ میں منعقد کی گئی۔ مربی سلسلہ نے اس سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ فیکٹری ایریا سلام ربوہ نے قرآن کریم شروع کروایا۔ تھائی لینڈ شفٹ ہونے کے بعد قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسارہ کو نصیب ہوئی۔ موصوف مکرم ناصر احمد چٹھہ صاحب آف فیکٹری ایریا سلام ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے سینہ کو قرآن کے نور سے منور کرے اور اسے باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم احمد جواد مخدوم بھیروی صاحب ہیڈ ماسٹر (ر) سابق سیکرٹری تعلیم دارالصدر شرقی طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم عدیل احمد مخدوم صاحب ایم سی ایس، آئی ٹی آفیسر زرعی ترقیاتی بینک ہیڈ آفس اسلام آباد اور بہو مکرمہ درشہوار صاحبہ بنت مکرم محمد خلیل صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب آف کنجاہ ضلع گجرات حال فراش ٹاؤن اسلام آباد کو دوسری بیٹی سے مورخہ 4 جنوری 2015ء کو نوازا ہے۔ اس کا نام درثمین مخدوم تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ عزیزہ حکیم مخدوم بشیر احمد صاحب بھیروی مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی عمر دراز والی، دین حق پر عمل پیرا ہونے والی، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور خاندان و جماعت کیلئے قابل صد افتخار وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم لقمان احمد بٹ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 8 فروری 2015ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام زوہا بٹ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب سابق صدر محلہ دارالنصر وسطی ربوہ کی پوتی، مکرم محمد یوسف بٹ صاحب ساکن لویری والا ضلع گوجرانوالہ کی نسل سے اور مکرم محمود احمد بٹ صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا لقمان احمد صاحب ہاکر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھانجا حارث احمد مغل ابن مکرم شبیر احمد مغل صاحب عمر گیارہ سال طالب علم کلاس پنجم چندہ ماہ بلڈ کینسر کے موذی مرض میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 4 فروری 2015ء کو لاہور کے ایک ہسپتال میں وفات پا گیا۔ اس کی نماز جنازہ 5 فروری کو بعد از نماز مغرب و عشاء مکرم عبدالبصیر صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی حلقہ اقبال نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی موصوف نے ہی کروائی۔ مرحوم نے سوگواران میں والدہ محترمہ فائزہ شبیر صاحبہ اور دو بہنیں نبیہہ شبیر بعمر 13 سال زروا شبیر 6 سال اور بھائی فارس احمد مغل بعمر ساڑھے تین سال چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم شریف احمد دیڑھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی مکرمہ روبینہ مریم ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد دیڑھوی صاحب آف کراچی مقیم فرانس کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم رانا نسیم احمد سلطان صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب آف خوشاب مقیم بیلجیئم کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر محترم اشفاق احمد ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے مورخہ 7 دسمبر 2014ء کو مشن ہاؤس پیرس میں کیا۔ مورخہ 25 دسمبر 2014ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ دلہا کے والد راہ مولا میں اسیر رہے تھے۔ دلہن حضرت میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم ماسٹر فضل کریم قمر صاحب سیکرٹری مال محلّہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ کی نواسی ہے۔ 26 دسمبر کو برسلز بیلجیئم میں ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور دونوں خاندانوں کیلئے مستقل خوشیوں کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

بینک الفلاح کو ٹرینی کیش آفیسرز کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کی تعلیم گریجوایشن ہو اور عمر 24 سال تک ہو اس ملازمت کے لیے اپلائی کر سکتے ہیں۔ آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں:

http://careers.bankalfalah.com/

اوریئنٹ الیکٹرونکس پرائیویٹ لمیٹڈ کو لاہور اور گوجرانوالہ کے لیے سیلز مینیجر اور سیلز ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

553 لائیٹ ورکشاپ سیکشن (ایم ایم سی)، پی ایم اے کاکول، ایبٹ آباد میں وہیکل مکینس، الیکٹریشنز، آرمور، انسلری اور سٹور مین کی آسامیاں خالی ہیں۔

دی یونیورسٹی آف لاہور کو اپنے سرگودھا کیمپس کے لیے مینیجر اکاؤنٹس کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب و خواتین جن کی تعلیم ایم کام، اے سی سی اے، سی اے ہو اور دو سے تین سال کا تجربہ رکھتے ہوں اپلائی کر سکتے ہیں۔

یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن آف پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ (وزارت صنعت و پیداوار) کو اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر، ایریا مینیجر، اکاؤنٹس/آڈٹ اسسٹنٹ، اسٹیبلشمنٹ اسسٹنٹ، جونیئر ایریا مینیجر، انچارج ویئر ہاؤس، انوینٹری اسسٹنٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، ریکارڈ کیپر، سیلز مین، اسسٹنٹ سیلز مین اور لوڈر/ کلینز/ پکر/ نائب قاصد/ چوکیدار کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ آسامیوں کی کل تعداد تقریباً 1430 ہے۔ بی ایس۔ 5 یا اس سے اوپر کیلئے درخواست فارم، ڈیپازٹ سلپ این ٹی ایس کی ویب سائٹ www.nts.org.pk سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 فروری 2015ء ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 8 فروری 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ اور ایکسپریس ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم عبدالنور صاحب ولد مکرم عبدالقدوس صاحب وصیت نمبر 93615 نے مورخہ 30 ستمبر 2009ء کو ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا مستقل ایڈریس مکان نمبر 3524 منصور کالونی نصرپور روڈ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد تھا۔ موصوف کا شروع وصیت سے دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

گمشدہ شناختی کارڈ

مکرم نعیم اللہ ناصر صاحب 20/9 دارالیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی کا شناختی کارڈ ایمبسی بورڈ پھاٹک سے آکسفورڈ سکول جاتے ہوئے کہیں گم ہو گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ گھر پہنچا دیں یا اس نمبر پر اطلاع دیں۔:0344-2220555

☆☆..........☆..........☆☆

کمال لیبارٹریز بین الاقوامی معیار کی ہومیو پیتھک پوٹینسی رعایتی قیمت پر

پوٹینسی پیکنگ:	20ML	30ML	120ML
6x- 30	30/-	40/-	90/-
200	35/-	45/-	100/-
1000	40/-	50/-	110/-

دل کی خوراک ☆ دل کا ٹانک

کریٹیگس مدر ٹنکچر یہ دوا دل کی تکالیف میں ایک قابل قدر اور لاثانی دوا ہے۔ حفظ ماتقدم استعمال ہو سکتی ہے

20ML	30ML	120ML	450ML
50/-	70/-	150/-	550/-

اس کے علاوہ جرمن شوابے پوٹینسی جرمن و فرانس و کمال لیبارٹریز کے مرکبات نیز ہومیو پیتھک سامان بریف کیس، ڈراپرز، گولیاں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

047-6211399 ☆ 047-6212399

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

دنیا کے سات تاج محل

دنیا میں ایسی عمارتوں کی کمی نہیں، جو تاریخی ہونے کے ساتھ انسانی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اور اپنے ممالک کی شان بھی ہوتی ہیں، مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ امریکی مجسمہ آزادی سے لے کر ایفل ٹاور تک ان کی نقول کی بھی کمی نہیں، تاہم ان کاپی کیٹس کا سب سے بڑا ہدف تاج محل ہی بنتا ہے۔

اصل تاج محل 1631ء سے 1648ء کے درمیان مغل بادشاہ شاہ جہاں کے دور میں سفید سنگ مرمر سے ان کی اہلیہ کی یاد میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ خوبصورت و عالیشان عمارت دنیا کی چند سب سے زیادہ مشہور عمارتوں میں سے ہونے کے ساتھ دنیا کے عجائبات میں بھی شامل ہے۔ تاہم ہندوستان کے علاوہ کئی مقامات پر اس کی ہو بہو نقل ہے کہ آپ کے ہوش اڑا کر رکھ دے، ان کے بارے میں معلومات یہاں پیش ہیں۔

تاج آف دکن، اورنگ آباد ہندوستان

یہ تاج آف دکن یا بی بی کا مقبرہ درحقیقت شاہ جہاں کی تعمیر کردہ یادگار عمارت کی انتہائی خوبصورت نقل ہے، جسے مغل بادشاہ اورنگزیب کے بیٹے اعظم شاہ نے 17ویں صدی کے آخر میں اپنی ماں کی یاد میں تعمیر کرایا تھا، تاج محل سے مشابہت کی بناء پر اسے غریبوں کا تاج محل بھی کہا جاتا ہے جبکہ مغل طرز تعمیر کی وجہ سے یہ واقعی حقیقی تاج محل جیسا ہی لگتا ہے۔

تاج محل ہاؤس بوٹ، امریکا

یہ تاج محل کی نقل پر مبنی ہاؤس بوٹ 20 لاکھ ڈالرز سے زیادہ مالیت کا ہے، جسے 1970ء کی دہائی کے وسط میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کی تعمیر کا خیال بل ہارلن نامی ایک کاروباری شخصیت کو ہندوستان جا کر اصل تاج محل دیکھ کر آیا تھا۔

تاج عربیہ، دبئی

دبئی میں تاج محل کے مقابلے میں تاج عربیہ تعمیر کیا جا رہا ہے، جو حقیقی عمارت کی نقل تو نہیں ہوگا، مگر کافی حد تک اس جیسا ہی ہوگا۔ یہ کسی مقبرے کی بجائے شادیوں کا مرکز ہوگا اور یہ 2016ء میں مکمل ہو کر لوگوں کیلئے کھول دیا جائے گا۔

ٹرمپ تاج محل، اٹلانٹک سٹی

اٹلانٹک سٹی کو تو بلند و بالا عمارتوں کی وجہ سے جانا جاتا ہے، مگر ٹرمپ تاج محل کی شان ہی الگ ہے، جو اصل تاج محل جیسا تو نہیں بلکہ اس میں کئی رنگ بھی استعمال کئے گئے ہیں، مگر نقشہ یا ڈیزائن محبت کی یادگار سے مشابہہ ہونے کی وجہ سے اسے تاج محل کی ہی ایک نقل مانا جاتا ہے۔

تاج محل، اپوہ ملائیشیا

یہاں اپوہ ریلوے سٹیشن کو ہی تاج محل کا نام دے دیا گیا ہے، جس کی وجہ اس کی سفید عمارت ہے حالانکہ اصل یادگار سے اس کی شکل کچھ خاص نہیں ملتی۔ تاہم آرکیٹیکٹ کو یہ اس جیسی ہی لگی اور اب یہ اس نام سے معروف بھی ہوگئی ہے۔

تاج محل، بلند شہر اتر پردیش

اتر پردیش میں فیض الحسن قادری نامی شخص نے اپنی مرحومہ بیوی کی یاد میں تاج محل کی یہ نقل تعمیر کی جو زیادہ بڑی نہیں اور کافی حد تک خوبصورتی سے بھی محروم ہے، مگر محبت کا یہ جذبہ اس کی کشش بڑھا دیتا ہے۔

تاج محل، بنگلہ دیش

بنگلہ دیش میں ایک فلم ساز نے اپنی فلم کی تیاری کے سلسلے میں تاج محل کی نقل تیار کرائی اور اس توقع کا اظہار کیا کہ یہ خوبصورت عمارت دنیا بھر سے سیاحوں کو بنگلہ دیش کی جانب کھینچ کر لائے گی اور اس کا ملک دنیا میں نمایاں حیثیت حاصل کر سکے گا۔

(روزنامہ دنیا 20 جنوری 2015ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 17۔فروری

طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:47
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:59

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 فروری 2015ء

8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2009ء
9:50 am	لقاء مع العرب
11:40 am	گلشن وقف نو
1:40 pm	سوال و جواب
3:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء (سندھی ترجمہ)

تحریک عطیہ چشم میں حصہ لیں

Learn Dutch Language
(ہالینڈ کی زبان)
Online Learning Facility
Through skyp avaible
Contact:Tahir.A.Khalid
0334-6209424(Rabwah)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

خوشخبری
وِنٹر سیل 40% تک جاری ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

رہائشی پلاٹ برائے فوری فروخت
ایک رہائشی پلاٹ رقبہ ایک کنال جوہر ٹاؤن لاہور پاکستان فوری برائے فروخت ہے۔
رہائشی پلاٹ مسجد، بازار سکول اور دیگر تمام سہولیات سے قریب ترین ہے۔
بجلی قدرتی گیس، میونسپل واٹر سپلائی، ٹیلی فون لائن اور دیگر تمام سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ کیلئے فون: 0302-6133063, 0333-7212717
ای میل نمبر: findourdreamhouse@gmail.com

داخلہ نرسری کلاسز 2015ء
الصادق اکیڈمی ربوہ
☆ الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر و سینئر نرسری میں داخلہ 14 فروری 2015ء سے شروع ہوگا جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
☆ جونیئر نرسری داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2015ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کیلئے عمر $3\frac{1}{2}$ سال سے $4\frac{1}{2}$ سال ہوگی۔
☆ داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
☆ ادارہ میں خواتین اساتذہ کی بھی ضرورت ہے۔
☆ مزید معلومات کیلئے فون پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی 6214434-6211637

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

FR-10

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon